بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۹۴
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
تار نمبر ۳۱
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ
ربوہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم ہفتہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲	۲۷ جمادی الثانی ۱۳۸۸ھ ۲۱ تبوک ۱۳۴۷ ہش ۲۱ ستمبر ۱۹۶۸ء	نمبر ۲۱۲

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

عبادات اور تمام نیک اعمال اسی وقت قبول ہوتے ہیں جب انسان متقی ہو

اُس وقت خدا تمام داعی گناہ کے اٹھا دیتا ہے اور سب ضرورتیں خود پوری کرتا ہے

"حدیث میں ہے کہ کوئی چور چوری نہیں کرتا مگر اس حالت میں کہ وہ مومن نہیں ہوتا اور کوئی زانی زنا نہیں کرتا مگر اس حالت میں کہ وہ مومن نہیں ہوتا جیسے بکری کے سر پر شیر کھڑا ہو تو وہ گھاس بھی نہیں کھا سکتی تو بکری جتنا ایمان بھی لوگوں کا نہیں۔ اصل جڑ اور مقصود تقویٰ ہے جسے وہ عطا ہو تو سب کچھ پا سکتا ہے بغیر اس کے ممکن نہیں ہے کہ انسان صغائر اور کبائر سے بچ سکے انسانی حکومتوں کے احکام گناہوں سے نہیں بچا سکتے۔ حکام ساتھ ساتھ نہیں پھرتے کہ ان کو خوف رہے۔ انسان اپنے آپ کو اکیلا خیال کر کے گناہ کرتا ہے ورنہ وہ کبھی نہ کرے اور جب وہ اپنے آپ کو اکیلا سمجھتا ہے۔ اس وقت وہ دہریہ ہوتا ہے اور یہ خیال نہیں کرتا کہ میرا خدا میرے ساتھ ہے وہ مجھے دیکھتا ہے۔ ورنہ اگر وہ سمجھتا تو کبھی گناہ نہ کرتا۔ تقویٰ سے سب شئے ہے قرآن نے ابتدا اسی سے کی ہے۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ سے مراد بھی تقویٰ ہے کہ انسان اگرچہ عمل کرتا ہے مگر خوف سے جرأت نہیں کرتا کہ اسے اپنی طرف منسوب کرے اور اسے خدا کی استعانت سے خیال کرتا ہے اور پھر اسی سے آئندہ کے لئے استعانت طلب کرتا ہے۔ پھر دوسری سورت بھی هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ سے شروع ہوتی ہے۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ سب اسی وقت قبول ہوتا ہے جب انسان متقی ہو۔ اس وقت خدا تمام داعی گناہ کے اٹھا دیتا ہے۔ بیوی کی ضرورت ہو تو بیوی دیتا ہے۔ دوا کی ضرورت ہو تو دوا دیتا ہے جس شے کی حاجت ہو وہ دیتا ہے اور ایسے مقام سے روزی دیتا ہے کہ اسے خبر نہیں ہوتی۔"

(ملفوظات جلد چہارم ص ۲۵۱، ۲۵۲)

اخبار احمدیہ

67

—○ ربوہ ۲۰ تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

[redacted]

—○ ربوہ ۲۰ تبوک۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ ضعف اور درد سر اور جگر کی تکلیف کے علاوہ آج کل پاؤں اور بدن میں بھی درد رہتا ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ کے ساتھ بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور آپ کا بابرکت سایہ ہمارے سروں پر تادیر سلامت رکھے آمین اللّٰھم آمین

—○ مکرم ملک خلیل احمد صاحب آف لنڈن کا نکاح محترمہ باسط نسرین صاحبہ بنت مکرم چوہدری چراغ الدین صاحب آف پٹیالہ ریٹائرڈ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پوسٹ آفس کے ساتھ خاکسار نے ۲۴ ظہور ۱۳۴۷ ہش مطابق ۲۴ اگست ۱۹۶۸ء کو مسجد فضل لنڈن میں پڑھا۔ مکرم خلیل احمد صاحب مکرم ملک غلام احمد صاحب مرحوم آف بصیر پور ضلع ساہیوال کے فرزند ہیں۔ محترمہ باسط نسرین صاحبہ حضرت میاں نظام الدین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نواسی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے برکت اور رحمت کا باعث بنائے اور ہر دو خاندانوں پر اپنا فضل نازل فرمائے آمین

(بشیر احمد رفیق امام مسجد لنڈن)

ولادت باسعادت

ربوہ — یہ خبر جماعت میں خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے محترم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب کو بتاریخ ۱۸ تبوک ۱۳۴۷ ہش مطابق ۱۸ ستمبر ۱۹۶۸ء بروز بدھ بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی پوتی اور محترم جناب صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب بار ایٹ لا ابن حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نواسی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے نومولودہ کا نام "نعیمہ" رکھا ہے۔

ادارہ الفضل ولادت باسعادت کی اس تقریب پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز، حضرت سیدہ زینب بیگم صاحبہ مدظلہا بیگم حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ، محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب اور آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ نیز خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ دیگر افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالےٰ نومولودہ کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے۔ دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرمائے اور والدین، خاندان اور سلسلہ احمدیہ کے لئے قرۃ العین بنائے آمین

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مجھے شفا عطا فرمائی ہے

دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس ذمہ واری کو جو اس نے مجھ پر ڈالی ہے کما حقہ پورا کرنے کی توفیق دیتا چلا جائے

اگر خدا تعالیٰ کی راہ میں تمہیں دکھ اور تکالیف پہنچائی جائیں تو تم صبر کا ایسا نمونہ دکھاؤ جو معجزانہ رنگ رکھتا ہو

اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھو دعاؤں سے کام لو اور فساد اور بدامنی کو امن اور صلح و آشتی میں بدلنے کی کوشش کرو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۳ تبوک (ستمبر) ۱۳۴۷ ہش مسجد مبارک ربوہ

مرتبہ:- مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اللہ تعالیٰ سب قدرتوں کا مالک ہے اور ہر شفا کا منبع اس کی ذات ہے۔ اس نے اپنے فضل اور رحم سے

مجھے شفا عطا فرمائی ہے

فالحمد للہ علیٰ ذالک

دوست بڑی محبت اور عاجزی سے دعائیں کرتے رہے ہیں۔ میں بھی دعاؤں میں لگا رہا۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور ہماری دعاؤں کو قبول کیا اور ایسے رنگ میں قبول کیا کہ ظاہری آنکھ اسے ماننے کے لئے بھی تیار نہیں ہو سکتی۔

جس وقت میں یہاں سے گیا تھا میری طبیعت بہت خراب تھی۔ شکر کا نظام درست نہیں تھا اس کے علاوہ (جیساکہ وہاں جا کر پتہ لگا اور گزشتہ سال جب میں یورپ کے دورہ پر گیا تو وہاں کے ایک ڈاکٹر نے بھی کہا تھا کہ خون میں یورک ایسڈ کی زیادتی ہے اس کی فکر کرنی چاہیئے) پیشاب میں

یورک ایسڈ زیادہ ہو گیا تھا

پھر پیٹ میں بھی تکلیف تھی جو ٹسٹ میں ظاہر ہوئی۔

کراچی میں ایک ڈاکٹر ہیں جن کا نام ڈاکٹر سید شوکت ہے ان کا میں نے علاج کے لئے انتخاب کیا تھا اس لئے کہ ان سے بے تکلفی ہے۔ اور وہ بہت تعلق رکھتے ہیں۔ میں ہر بات بغیر حجاب کے ان سے کر سکتا تھا چنانچہ جب پہلے دن وہ مجھے ملنے کے لئے آئے تو میں نے انہیں کہا کہ میں اپنے احساس کے لحاظ سے ان بیماریوں اور تکالیف کا آپ سے ذکر کروں گا جن میں سے میں گزرا ہوں۔ آپ خاموشی سے میری بات سنتے رہیں اور جو بات نوٹ کرنے والی ہو وہ نوٹ کر لیں۔ چنانچہ میرا خیال ہے کہ قریباً چالیس منٹ یا پچاس منٹ تک میں نے اپنے احساس کے مطابق اپنی تکالیف بیان کیں۔ ان کے ایک نائب ان کے ساتھ تھے وہ بعض باتیں نوٹ کرتے رہے۔ پھر انہوں نے مجھے کہا کہ آپ نے ضرورت سے زیادہ خوراک کم کر دی ہے، اور اس طرح ممکن ہے کہ ہمیں

بیماری کا صحیح پتہ نہ لگے

اس لئے آپ کل سے ٹیسٹ نہ کروائیں بلکہ آپ دو تین دن اپنے معمول کے مطابق کھانا کھائیں جو چیز پسند ہے وہ کھائیں اور میٹھا بھی کھائیں۔ ان اشیاء کا استعمال کریں جو آپ عام طور پر کرتے ہیں اس کے بعد ہم ٹیسٹ لیں گے۔ چنانچہ دو تین دن کے بعد وہ آئے۔ اور جب انہوں نے خون اور قارورہ کا ٹیسٹ لیا تو جو شکل بنی وہ یہ تھی۔

نہار قارورہ میں $2\frac{1}{2}$ فیصد شکر
گلوکوز پینے کے نصف گھنٹہ کے بعد ۳ فیصد شکر
ایک گھنٹہ کے بعد $3\frac{1}{2}$ فیصد شکر
ڈیڑھ گھنٹہ کے بعد $3\frac{1}{2}$ فیصد شکر

اور خون کی یہ شکل بنتی تھی کہ

نہار ۹۵ کی بجائے ۲۱۰ گلوکوز
آدھا گھنٹہ کے بعد ۳۴۵ گلوکوز
ایک گھنٹہ کے بعد ۳۷۰ گلوکوز
ڈیڑھ گھنٹہ کے بعد ۳۴۵ گلوکوز
دو گھنٹے کے بعد ۲۸۰ گلوکوز

اور عام حالات میں معمول کے مطابق خون میں گلوکوز کی مقدار ۹۵ ہے اس

کوٹا لرنیٹ ٹیسٹ کہتے ہیں۔ غرض یہ گراف بنا جو میں نے بیان کر دیا ہے۔

چونکہ ڈاکٹر صاحب مجھ سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ اس لئے جب وہ دوبارہ مجھے ملنے کے لئے آئے تو یہ رپورٹیں ان کی کاپی میں لکھی ہوئی تھیں اور جو میں نے اپنی ہسٹری انہیں بتائی تھی۔ یعنی مَیں نے بتایا تھا کہ میں فلاں فلاں بیماری میں سے گزرا ہوں اس کا خلاصہ بھی انہوں نے نوٹ کیا ہوا تھا۔ اس کے مطابق انہوں نے کھانے کے متعلق ایک چارٹ بھی تیار کیا ہوا تھا اور سارے ٹیسٹ جو ہوئے تھے ان کے نتائج بھی ان کی کاپی میں درج تھے

ڈاکٹر صاحب بڑے دُکھ سے مجھے کہنے لگے کہ اب ہمیں یہ تسلیم کر لینا چاہیئے کہ ذیابطیس بیماری کی شکل اختیار کر گئی ہے اور یہ دوا ہے آپ اسے استعمال کریں۔ ہر چار دن کے بعد ہم خون کا ٹیسٹ لیا کریں گے۔ اور دیکھیں گے کہ دوا کھانے کے بعد آپ کو کوئی فائدہ ہوتا ہے یا نہیں۔ میں نے کہا ٹھیک ہے۔ اگر ذیابطیس بیماری کی شکل میں آگئی ہے تو دوا استعمال کرنی چاہیئے لیکن یہ کوئی ایسی بیماری تو نہیں کہ اگر ایک دن دوا استعمال نہ کی جائے تو زیادہ ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ اس لئے آپ مجھے اجازت دیں۔ کہ ذیابطیس کی جو دوا آپ مجھے بتا رہے ہیں۔ وہ پہلے چار دن میں استعمال نہ کروں۔ باقی کھانے کا جو پرہیز آپ بتا رہے ہیں وہ میں کروں گا اور جو دوسری ہدایتیں آپ نے مجھے دی ہیں ان پر بھی مَیں عمل کروں گا۔ کیونکہ

میری طبیعت پر یہ اثر ہے

کہ مجھے ذیابطیس بیماری کی شکل میں نہیں گو ڈاکٹری حیثیت سے میں یہ بات نہیں کر سکتا۔ طب کے ماہر تو آپ ہی ہیں۔ غرض میں نے کہا کہ اگر کوئی ہرج نہ ہو تو میرا خیال ہے کہ میں چار دن دوائی نہ کھاؤں۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا ٹھیک ہے۔ آپ بیشک پہلے چار دن دوائی نہ کھائیں چنانچہ میں نے پہلے چار دن ذیابطیس کی دوائی استعمال نہ کی۔ ہاں یورک ایسڈ زیادتی کی جو دوا تھی وہ میں نے کھائی۔ اسی طرح پیٹ کی خرابی کے لئے جو دوا ڈاکٹر صاحب نے مجھے دی اس کا استعمال بھی میں نے کیا۔ یہ بھی نہ بھولنا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ نے نہ صرف تدبیر کو پیدا کیا ہے بلکہ تدبیر کے استعمال کا حکم بھی دیا ہے اور جو شخص تدبیر کو پسند نہیں کرتا اسے اللہ تعالےٰ کی نگاہ پسند نہیں کرتی۔ اس لئے جب میں کہتا ہوں کہ میں نے دوائی نہیں کھائی تو میری مراد صرف یہ ہوتی ہے کہ ایلوپیتھی کی دوائی جو ان ڈاکٹر صاحب نے بتائی جن کے میں زیر علاج تھا وہ میں نے نہیں کھائی۔ ویسے ہومیوپیتھک کی دوائی میں کھا رہا تھا اور بدوار بھی میں استعمال کر رہا تھا۔ حب جدوار شکر کے لئے بڑی اچھی چیز ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہاماً بھی بعض بیماریوں کے لئے یہ نسخہ بتایا گیا تھا۔

بہرحال میں نے

اللہ تعالےٰ کی قدرت کا یہ نظارہ

دیکھا کہ چار دن کے اندر قارورہ کی شکر جو نہار ۲½ فیصد تھی اس مقدار سے گر کر اس کے معمولی آثار باقی رہ گئے۔ اور اتنی کم رہ گئی کہ فیصد کے حساب سے اس کی پیمائش کرنا بھی مشکل ہے اور خون کی شکر دگوکونا ۲۱۰ سے گر کر ۱۳۵ پر آگئی۔ جب اتنی جلدی فرق پڑا تو ڈاکٹر صاحب کہنے لگے کہ ابھی دوائی استعمال کرنے کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالےٰ نے فضل کر دیا ہے

ہر چار دن کے بعد ٹیسٹ ہوتا تھا آخری ٹیسٹ انہوں نے ہمارے آنے سے پہلے جمعرات کو تجویز کیا تھا۔ ہم نے وہاں سے ہفتہ کی شام کو چلنا تھا۔ لیکن جمعرات سے ایک یا دو روز (اغلباً ایک دن) پہلے میں نے جان بوجھ کر کچھ بے احتیاطی کی یعنی میٹھا کھا لیا اور کچھ عدم علم کی وجہ سے بے احتیاطی ہو گئی۔ میری بیٹی نے مجھے کہا کہ میں نے بغیر میٹھے کے آئس کریم تیار کی ہے میں نے کہا اچھی بات ہے۔ کھا لیتے ہیں۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ میں نے اس میں مصنوعی میٹھا ڈالا ہے۔ چنانچہ میں نے وہ آئس کریم کھا لی۔ لیکن بعد میں وہ کہنے لگی کہ میں نے اس میں تھوڑا سا میٹھا بھی ڈالا تھا۔ اس طرح میٹھا اندازہ سے زیادہ ہو گیا اور ابھی پوری طرح آرام بھی نہیں آیا تھا۔ گو اللہ تعالےٰ نے فضل کیا تھا۔ مگر بیماری ابھی کنارے پر کھڑی تھی۔ اس لئے جمعرات کو شکر نہار ۱۳۰ ہو گئی۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ دو دن آپ پورا پرہیز کر لیں ہم ہفتہ کے روز آخری ٹیسٹ لے لیں گے نہار بھی اور کھانے کے دو گھنٹے بعد بھی۔ چنانچہ ہفتہ کے روز ٹیسٹ ہوا تو نہار شکر ۱۱۳ تھی اور کھانے کے دو گھنٹے بعد (جو ڈاکٹر صاحب کے کہنے کے مطابق ۱۴۰ ابھی ہوتی۔ تب بھی ٹھیک تھا۔ یہ مقدار نارمل ہے۔ بیماری کی شکل نہیں) وہ اتنی گر گئی تھی کہ کھانے کے دو گھنٹے بعد جو ٹیسٹ ہوا اس میں وہ ۹۵ تھی۔

اللہ تعالےٰ نے بڑا فضل کیا

کہ ذیابطیس کی تکلیف بھی دور ہو گئی اور پیٹ کی تکلیف جو تھی اس کی دوائی جب کھائی تو اس میں بھی فرق پڑ گیا۔ لیکن دو چار دن کے بعد وہ بیماری پھر عود کر آئی چنانچہ ڈاکٹر صاحب نے دوبارہ دوائی دی۔ جس کا سات دن کا کورس کل ہی ختم ہوا ہے۔ اس سے تکلیف میں پھر فرق پڑ گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ چاہے اور وہ ہماری دعاؤں کو قبول کرے تو وہ اپنے فضل اور رحمت سے اس بیماری کو بھی دور کر دیگا

میری طبیعت پر یہ اثر ہے کہ شکر کا نظام خراب ہو جانے کی بڑی وجہ یہ تھی۔ (واللہ اعلم) کہ ایک تو مجھ پر نقرس کا حملہ ہوا تھا اور دوسرے میٹ کی تکلیف تھی کیونکہ میں نے محسوس کیا ہے کہ جن دنوں (ٹیسٹ کے دوران)

یورک ایسڈ سب سے کم ہوا

اس وقت میری شکر بھی سب سے کم تھی اور اس وقت پیٹ کی تکلیف بھی نہیں تھی۔ بعد میں ڈاکٹر صاحب نے نقرس کی دوائی کی مقدار کم کر دی۔ یعنی دو گولیاں روزانہ کی بجائے ایک گولی کر دی تو یورک ایسڈ پھر کچھ بڑھ گیا اور پیٹ کی تکلیف بھی عود کر آئی تھی۔ اس لئے شکر بھی کچھ زائد ہو گئی۔

اب ڈاکٹر صاحب نے جو تشخیص کی ہے۔ وہ یہ ہے کہ بیماری ذیابطیس نہیں لیکن طبیعت کا رجحان اس طرف ہے اگر بے احتیاطی ہوئی تو خون میں شکر کا معیار بڑھ جائے گا۔ اور بیماری کی شکل بن جائیگی۔ اس لئے

کھانے میں بڑی احتیاط

کرنی چاہیئے۔ کچھ احتیاط تو وہ ہے جو کھانے کی مقدار کے متعلق ہے۔ مثلاً ڈاکٹر صاحب نے کہا ہے کہ دوپہر کے کھانے پر ۱½ چھٹانک۔ رات کے کھانے پر ایک چھٹانک اور صبح ناشتہ پر ½ چھٹانک آٹا کھایا جائے اور یہ مقدار سب سے زیادہ ہے۔ یعنی اس سے زیادہ نہ کھایا جائے اور اگر دوائی کھانی ہو تو آٹا ضرور کھایا جائے لیکن دوائی کی ضرورت نہیں پڑی۔ میں نے سوچا جب اس ہدایت پر عمل کرنا ہے۔

تو پھر پورا عمل کرنا چاہیئے۔ چنانچہ ایک ترازو منگوایا گیا اور اونس کے بٹے بھی۔ ۱½ چھٹانک (تین اونس) آٹا تولا گیا اور اس کی چپاتیاں بنوائی گئیں۔ ہمارا اپنا باورچی ساتھ تھا اس نے وہ چپاتیاں بنائیں دو آدمی مقرر کئے گئے کہ دیکھیں آٹا کی مقدار میں زیادتی نہ ہو جائے۔ بے احتیاطی نہ ہو جائے۔ باورچی نے اس آٹا سے چار چپاتیں بنائیں اور میں سالہا سال سے دو سے زیادہ چپاتیاں کبھی کھاتا نہیں تھا۔ بعض ڈاکٹروں نے جو احتیاطی غذا بتائی تھی اس سے نصف خوراک میرے معمول کے مطابق ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی فضل کرتا ہے اصل میں غذا ہضم ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو تو تھوڑی اور زیادہ غذا کا کوئی فرق نہیں پڑتا۔

اب ڈاکٹروں نے ہدایت دی ہے

کہ بیماری نے جو وزن کم کیا ہے صحت وہ وزن بڑھائے نہ۔ بیماری کے دوران مہینہ سوا مہینہ میں میرا ۲۰ - ۳۵ پونڈ وزن کم ہو گیا تھا اب اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اب ضعفِ دماغ بھی نہیں۔ جسم کا بوجھ بھی نہیں۔ کام میں اپنا پورا کرتا ہوں۔ الحمد للہ وزن بھی اپنی جگہ ٹھہرا ہوا ہے۔ اگر کبھی ایک پونڈ بڑھ جائے تو میں خوراک کم کر دیتا ہوں لیکن جس طرح ذیابیطس کی ٹنڈنسی (Tendency) اپنی ایک حد پر آ کر ٹھہر گئی ہے اسی طرح میری غذا بھی اس حد پر جو کم سے کم ہو سکتی ہے ٹھہری ہوئی ہے۔

¾ چھٹانک آٹا میری معمول کی غذا ہے سوائے اس کے کہ شکار یا غیر معمولی ورزش ہو تو اس وقت زیادہ بھوک لگتی ہے اور ¾ چھٹانک آٹا کی غذا کو کہاں تک کم کیا جا سکتا ہے ویسے یہ ہو سکتا ہے کہ تین چار دن تک آٹا نہ کھایا جائے اور ان دنوں میں بعض ایسی چیزوں پر گزارہ کر لیا جائے جن میں سٹارچ (Starch) نہیں ہوتا بہرحال ڈاکٹروں نے مجھے ہدایت دی ہے کہ وزن بڑھنا نہیں چاہیئے۔

اصل چیز تو صحت ہے۔ کام کی توفیق ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ یہ چیزیں شاملِ حال رہیں تو مٹی کے ڈھیر کو ساتھ چمٹائے رکھنے سے کیا فائدہ اور نہ اس سے پیار ہے۔

دوست دعا کریں

کہ اللہ تعالیٰ جس حال میں بھی رکھے اپنی رحمت میں رکھے اور توفیق عطا فرماتا رہے کہ وہ ذمہ داری جو اس نے اس عاجز اور کمزور کندھوں پر ڈالی ہے اس کے پورا کرنے کا جو حق ہے وہ ادا ہوتا رہے۔

ایک چیز اور بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ جس وقت ذہنی پریشانی یا افکار ہوں تو خون میں شکر زیادہ ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ نے ایسا انتظام کیا ہے کہ انسان افکار میں مارا ہی نہ جائے لیکن جب جسمانی ورزش کی جائے تو شکر کم ہو جاتی ہے کیونکہ وہ استعمال میں آ جاتی ہے۔ اب میرے جیسے آدمی کو تو افکار سے چھٹکارا نہیں مثلاً گھانا میں کسی احمدی کو کوئی تکلیف پہنچے تو ساتھ ہی مجھے بھی تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ امریکہ میں کسی احمدی کو کوئی تکلیف پہنچے یا یورپ میں کوئی احمدی تکلیف میں ہو یا پریشان ہو۔ یا فجی کے جزائر یا آسٹریلیا میں کوئی احمدی پریشان ہو (دنیا کے ہر ملک میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اس وقت احمدی موجود ہیں۔ اور جہاں جہاں بھی احمدی ہیں وہاں اگر ان میں سے کسی کو کوئی تکلیف پہنچے) تو مجھے بھی ساتھ ہی پریشان ہونا پڑتا ہے اور پھر

بنی نوع انسان کی ہمدردی

اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کے دل میں ڈالی ہے۔ جب "انسان" بھٹکتا ہے۔ جب انسان اپنے لئے مصیبتوں کے سامان پیدا کرتا ہے۔ جب انسان اپنی تباہی کی راہوں کو اختیار کرتا ہے تو یہ ساری چیزیں ہمارے دلوں میں فکر پیدا کرتی ہیں اور ہم اللہ تعالیٰ کے حضور ہی جھک سکتے ہیں اور اس کے حضور ہی ہم جھکتے ہیں۔ کبھی انسان خدا تعالیٰ کی بتائی ہوئی راہ کو چھوڑتا ہے۔ کبھی انسان اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی اشیاء کے صحیح استعمال کو چھوڑتا ہے ہر دو صورتوں میں وہ اپنے لئے تکلیف دکھ اور تباہی کے سامان پیدا کرتا ہے اور ان سب باتوں سے بہرحال مجھے بھی پریشان ہونا پڑتا ہے اور مجھے ان سے تکلیف ہوتی ہے اور یہ چیز میرے جسم میں شکر کے نظام میں خرابی کا باعث بنتی ہے۔ بہرحال اس زندگی میں تو اس سے چھٹکارا نہیں۔ اِس لئے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ احبابِ جماعت کو بھی اور جماعت کو بھی بحیثیت جماعت اور بنی نوع انسان کو بحیثیت انسان تباہیوں۔ دکھوں اور پریشانیوں اور ہلاکتوں سے محفوظ رکھے تاکہ ہماری فکر نسبتاً کم ہو جائے۔

جہاں تک جماعت اور اس کے افراد کا تعلق ہے یہ چیزیں اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کے مطابق جو اس نے قرآن کریم میں دیا ہے ہمارے ساتھ لگی ہوئی ہیں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ نہیں دیا کہ ہر حالت میں میں تمہارے لئے خیر اور برکت اور فضل اور رحمت کے سامان پیدا کروں گا۔

ہم سے یہ وعدہ کیا گیا ہے

کہ اگر ہم اس کی راہ میں اذیتوں کو برداشت کریں گے اور اس کی راہ میں پیش آنے والے ابتلاؤں اور امتحانوں میں پورا اتریں گے اگر ہم اس کی خاطر اپنے نفسوں کو مشقت میں ڈالیں گے اور بشاشت کے ساتھ دکھوں کو قبول کریں گے اور قضا و قدر پر راضی رہیں گے اور اس کی نعمتوں کو اس طرح یاد رکھیں گے کہ یہ دکھ اور یہ ابتلاء کوئی حیثیت ہمارے لئے نہیں رکھتیں اور قربانی اور ایثار اور فدائیت کا نمونہ دکھائیں گے تب ہم اس کی بشارتوں کے حامل ہوں گے تب ہم اس کے قرب کی راہوں کو پائیں گے تب وہ ہدایت کے سامان ہمارے لئے پیدا کرے گا۔ تب وہ ہمیں اپنی رضا کی جنتوں میں لے جائے گا۔ غرض جہاں تک ہمارا تعلق ہے اس نے ہمارے روحانی درجات کو بلند کرنے کے لئے اور اپنی رضا کی جنتوں میں داخل کرنے کے لئے ہمارے لئے دکھوں اور دردوں اور مشقتوں اور ایذاء کے سامان پیدا کئے ہیں اس ایذاء کی ہمیں بشارت دی گئی ہے۔ اس دکھ اور درد اور پریشانی کی ہمیں بشارت دی گئی ہے

کیونکہ وہ مصیبت جو اطمینان کو ہلاک کر دیتی ہے اور اُسے کسی نعمت کا وارث نہیں بناتی وہ تو ہلاکت ہے۔ وہ دُکھ اور درد جو دُکھ اور درد کی حیثیت میں ہی ختم ہو جاتا ہے اور اللہ تعالےٰ کی رضاء کو جذب نہیں کرتا وہ دُکھ یقیناً دُکھ اور درد ہی ہے لیکن وہ دُکھ اور درد اور وہ مصیبتیں اور تکلیفیں اور مشقّتیں جو انسان اپنے ربّ کو راضی کرنے کے لئے برداشت کرتا ہے اور جب اپنی یہ قربانیاں خلوص نیّت کے ساتھ اس کے حضور پیش کر دیتا ہے تب وہ عظیم الشان بشارتیں جو اُسے دی گئی ہیں اس کے حق میں پوری ہوتی ہیں اور وہ اللہ تعالےٰ کی بے شمار رحمتوں کا وارث بن جاتا ہے۔ غرض یہ دُکھ تو ہمارے ساتھ لگے ہوئے ہیں لیکن اس کے ساتھ ہمیں بہت سی بشارتیں بھی دی گئی ہیں۔

[redacted]

آج کل بھی

ایک ابتلاء کا زمانہ جماعت پر ہے

اور وہ اسی بشارت کے مطابق ہے جو قرآن کریم نے ہمیں دی تھی۔ لیکن قرآن کریم نے ہمیں یہ بھی بتایا ہے کہ فساد پھیلانے کی کبھی کوشش نہ کرنا (لَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ (قصص آیت ۷۸) اس لئے کہ اگر قانون شکنی کے نتیجہ میں۔ اگر بدی کے مقابلہ میں بدی کرنے کے نتیجہ میں۔ اگر امن کو برباد کرنے کے نتیجہ میں فساد پیدا ہو گا اور تم اس کے ذمہ دار ہو گے تو یاد رکھو کہ تم خدا تعالےٰ کی محبت سے محروم کر دیئے جاؤ گے (اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ (قصص آیت ۷۸) کیونکہ اللہ تعالےٰ مفسدوں سے پیار نہیں کیا کرتا۔ پس اگر تم اس محبتِ الٰہی کو جو اس نے اپنے فضل سے تمہیں عطا کی ہے اپنے پاس مضبوطی سے پکڑے رکھنا چاہتے ہو۔ اگر تم یہ پسند نہیں کرتے کہ تم پر اس کی غضب کی نگاہ پڑے تو یہ یاد رکھو کہ فساد پیدا کرنے کا ذریعہ کبھی نہ بننا۔ فساد پھیلانے کی کوشش نہ کرنا بلکہ فسادی کے مقابلہ میں ایسا نمونہ دکھانا کہ اس کے مفسدانہ ارادے ناکامیوں کا مُنہ دیکھیں۔

ہمیں اللہ تعالےٰ نے بڑی وضاحت سے یہ فرمایا ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ (المائدہ آیت ۵۲) ظالم نہ بننا۔

مظلوم کی زندگی گزارنے کی کوشش کرنا

کیونکہ جو ظالم بن جاتا ہے یا جو گروہ یا فرقہ ظالم ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہدایت کی راہوں کے سامان پیدا نہیں کیا کرتا۔ اور جس شخص کے لئے اللہ تعالےٰ ہدایت کی راہوں کے سامان پیدا نہیں کرتا وہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ وہ اپنے مقصد کو حاصل نہیں کر سکتا۔ اس کی زندگی ایک کامیاب انسان کی زندگی نہیں کہلا سکتی۔ اس کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ کامیاب ہوا اور فلاح اس نے حاصل کی۔ کیونکہ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ (یوسف آیت ۲۴) ظالم لوگ وہ فلاح حاصل نہیں کیا کرتے جس فلاح کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مظلوم کے لئے، مومن کے لئے، قربانی اور ایثار کے نمونے دکھانے والوں کے لئے، اس کی راہ میں دُکھ اور درد اور مشقّت برداشت کرنے والوں کے لئے دیا ہے۔ اور یہ کوئی معمولی بات نہیں۔ کیونکہ جب یہ کہا گیا کہ ظالم فلاح حاصل نہیں کر سکتے تو

69

اس کا یہ مطلب ہے

کہ (اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۔ شوریٰ آیت ۴۰) وہ اللہ تعالیٰ کی محبّت سے محروم کر دیئے جاتے ہیں۔ پس اگر تم چاہتے ہو کہ خدا کی محبّت تمہیں حاصل رہے اور تمہیں وہ کامیابی حاصل ہو جس کامیابی کا وعدہ قرآن کریم نے تمہیں دیا ہے۔ تو یاد رکھو کہ یہ کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی جب تک اللہ تعالےٰ خود اپنے فضل اور رحم سے ہدایت کے سامان پیدا نہ کر دے۔ پس کبھی ظالم بننے کی کوشش نہ کرو۔ کبھی کسی پر ظلم نہ کرو۔ کبھی ایسے حالات پیدا نہ کرو کہ دُنیا میں، تمہارے ملک یا علاقہ یا شہر اور گاؤں میں فسادات پیدا ہو جائیں۔ ہر دُکھ کو خدا کے لئے برداشت کرو کیونکہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے (وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ ۔ آل عمران آیت ۱۹۶) جو لوگ اس کی راہ میں ایذا اٹھاتے ہیں۔ تکلیفیں برداشت کرتے ہیں اللہ تعالےٰ ان کے لئے رضا کی جنت کے سامان پیدا کرتا ہے اور اللہ تعالےٰ ہی بہترین جزا دینے والا ہے۔

پس یہ تو صحیح ہے کہ ہم سے یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ ہمارے مالوں میں بھی

امتحان اور ابتلاء کے سامان

پیدا کئے جائیں گے اور جانوں کے متعلق بھی۔ اور اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ تم میری راہ میں بہت دُکھ دینے والا کلام سُنو گے۔ اور جب تم یہ دُکھ دینے والا کلام سُنو یا دیواروں پر دُکھ دینے والی باتیں لکھی ہوئی دیکھو تو یہ یاد رکھو کہ جنہوں نے میری رضا کی جنّت حاصل کرنی ہو (اُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ) جب انہیں میری راہ میں اذیّتیں پہنچائی جائیں تو انہیں صبر کرنا چاہیئے اور صبر کا نمونہ اس قسم کا دکھانا چاہیئے کہ وہ معجزانہ رنگ اپنے اندر رکھتا ہو یعنی دُنیا یہ دیکھ کر حیران ہو کہ اگر اس سے نصف گالیاں بھی دوسروں کو دی جائیں تو وہ فساد پیدا کر دیتے اور اپنے علاقہ میں قوم کا امن برباد کر دیتے۔ وہ یہ دیکھ کر حیران ہو کہ ان لوگوں کو اذیتیں دی جاتی ہیں۔ گالیاں دی جاتی ہیں پھر ان ہستیوں کو بھی جنہیں یہ اپنی جانوں سے بھی زیادہ عزیز اور پیاری سمجھتے ہیں گالیاں دی جاتی ہیں۔ ان کے دلوں کو، ان کے جذبات کو چھلنی چھلنی کر دیا جاتا ہے لیکن یہ لوگ اُف نہیں کرتے۔ مقابلہ پر نہیں آتے۔ گالی کا جواب گالی سے نہیں دیتے فساد پیدا کرنے کی جب کوشش کی جاتی ہے تو یہ اس فساد کی آگ پر تیل نہیں پھینکتے بلکہ اپنے آنسوؤں کا پانی اس کے اوپر پھینکتے ہیں اور اس آگ کو بجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

غرض ایذائیں دیئے جانے کا بھی وعدہ ہے اور

جان و مال کے ذریعہ امتحان

لینے کا بھی وعدہ ہے۔ خوف کے سامان پیدا کرنے کا بھی ہم سے

وعدہ ہے۔ بھوکے رکھے جانے کا بھی ہم سے وعدہ ہے۔ کوششوں کے بے نتیجہ نکلنے کا بھی ہم سے وعدہ ہے اور میں ان تمام دُکھوں اور تکلیفوں اور اذیّتوں کو وعدہ اس لئے کہتا ہوں کہ محض اتنا نہیں کہا گیا کہ تمہارے لئے خوف کے حالات پیدا کئے جائیں گے۔ محض یہ نہیں کہا گیا کہ تمہارے مالوں کو غصب کرنے کے منصوبے بنائے جائیں گے اور اس طرح نہیں ابتلاء پیش آئیں گے اور تمہاری جان کو نقصان پہنچایا جائے گا یا یہ کوشش کی جائے گی کہ تمہارے اعمال کا وہ نتیجہ نہ نکلے جو عام قانون کے مطابق نکلنا چاہیئے محض یہ نہیں کہا گیا بلکہ یہ کہا گیا ہے کہ ہم ایسے سامان تو پیدا کریں گے لیکن ان سامانوں کو اس لئے پیدا کریں گے کہ تم ہماری نگاہ میں بھی اور دُنیا کی نگاہ میں بھی ان رضا کی جنتوں کے اہل قرار دیئے جاؤ جن کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ اس لئے جب ایذاء ہمیں پہنچتی ہے جب اموال اور نفوس میں ابتلاء کے سامان ہم دیکھتے ہیں۔ جب خوف کے حالات پیدا ہوتے ہیں اور جب ہماری مساعی مخالف کی کوششوں کی وجہ سے بے نتیجہ ثابت ہو جاتی ہیں تو ہمارے دل خدا کی حمد سے بھر جاتے ہیں کہ اس کی رضا کی جنتوں میں ہم داخل ہو جائیں گے اور پھر

ہمیں دُعا سکھائی گئی ہے

کہ جب اس قسم کے حالات پیدا ہوں تو تم میری طرف رجوع کرو اور مجھ سے قوت اور مدد مانگو اور بنیادی طور پر مجھ سے یہ طلب کرو کہ اے خدا ان حالات میں وہ جو تیرے بندوں کا دشمن ہے خاموش نہیں رہے گا۔ وہ چاہے گا کہ ہم ان ابتلاؤں کے اوقات میں صبر اور دعا کے ذریعہ کامیاب نہ ہوں۔ تیری رضا کی جنّتیں ہمیں حاصل نہ ہوں۔ وہ یہ پسند کرے گا کہ ہم اس کی طرف جُھک جائیں اور تیرے قہر اور تیرے غضب کی دوزخ ہمارے مقدر میں ہو جائے۔ ہم کمزور ہیں ہم تو انسان کا مقابلہ بھی نہیں کر سکتے اور تیری ہدایت کے مطابق کرنا بھی نہیں چاہتے۔ ہم شیطانی وسوسوں کا دفاع محض اپنی طاقت اور قوت سے نہیں کر سکتے۔ پس تو ہماری مدد کو آ اور جس طرح دُکھوں کے وقت تُو ہمارے دلوں کو تسلّی دیتا اور ہماری روحوں کو تسکین بخشتا ہے اسی طرح تو شیطان کی وسوسہ اندازی کے وقت ہمارے دلوں کے گرد اپنی رضا اور اپنے نور کا ہالہ کھینچ دے تا شیطان جو ظلمتوں سے پیار کرتا ہے وہ اس نور کے ہالہ کے اندر داخل نہ ہو سکے اور ہم اس کے وسوسوں سے محفوظ رہیں۔

غرض دعا ہی ہے جس کے ذریعہ ہم نے ان امتحانوں میں کامیاب ہونا ہے۔ پس کبھی بھی دُنیا میں فساد نہ پیدا کرو۔ کبھی بھی ایذاء کے مقابلہ میں ایذاء اور گالی کے مقابلہ میں گالی نہ دو۔ خدا پر بھروسہ رکھو۔ وہی ایک ہستی ہے جس پر ہم توکّل کر سکتے ہیں وہ اپنے وعدوں کا سچّا اور اپنے اُن بندوں سے جو اخلاص اور فدائیت کے ساتھ اس کے قدموں پر گر جاتے ہیں۔ وفا اور پیار کا سلوک کرنے والا ہے۔ اسی نے ہمیں کہا ہے کہ

وَدَعْ اَذٰهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ (احزاب آیت ۴۹)

احادیث الرسولؐ

درگذر کرنا اور دوسروں کے قصور معاف کر دینا

(۱)

عَنْ مَعَاذِ بْنِ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ قَالَ اَفْضَلُ الْفَضَائِلِ اَنْ تَصِلَ مَنْ قَطَعَكَ وَتُعْطِيَ مَنْ مَّنَعَكَ وَتَصْفَحَ عَمَّنْ شَتَمَكَ۔

(مسند احمد صفحہ ۴۳۸/۳)

حضرت معاذ بن انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ تو قطع تعلق کرنے والے سے تعلق قائم رکھے اور جو تجھے نہیں دیتا ہے اسے بھی دے اور جو تجھے بُرا بھلا کہتا ہے اس سے تو درگزر کرے۔

(۲)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَلَا عَفَا رَجُلٌ عَنْ مَظْلِمَةٍ اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ عِزًّا وَلَا تَوَاضَعَ۔

(مسند احمد صفحہ ۲۳۵/۲ و صفحہ ۴۳۸/۳)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ سے مال میں کمی نہیں ہوتی اور جو شخص دوسرے کے قصور کو معاف کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اَور عزت دیتا ہے اور کسی کے قصور معاف کر دینے سے کوئی بے عزّتی نہیں ہوتی۔

درخواستِ دعا

مَیں گلے کی تکلیف سے شدید بیمار ہوں اور لاہور میں زیرِ علاج ہوں صحت کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(عبدالحفیظ خان آف ڈیرہ وال۔ ربوہ)

ان کی ایذاء دہی کو نظر انداز کر دو اور

اپنے رب پر ہی توکّل رکھو

کیونکہ وہی حقیقی کارساز ہے کہ جب وہ مدد کو آئے تو کسی اَور مدد کی احتیاج انسان کو باقی نہیں رہتی۔ خدا کرے کہ ہم اپنی زندگی کے ہر ابتلاء اور امتحان میں اس رنگ میں کامیاب ہوں کہ اس کی رضا کو زیادہ سے زیادہ حاصل کر سکیں اور خدا کرے کہ ہمارے مُلک میں بھی اور دُنیا میں بھی فساد اور بدامنی کے حالات امن اور صلح اور آشتی کے حالات میں بدل جائیں اور انسان امن کی فضا میں اسلام کی سلامتی سے حصہ لینے والا اور خدا کی سلامتی کے اندر داخل ہونے والا ہو جائے۔

(اٰمین)

تاریخ اسلام

ہجرتِ حبشہ اور شعب ابی طالب میں قیام

مشرکین مکہ نے مسلم آزاری کی رفتار تیز سے تیز تر کردی اور سرزمین حرم میں مسلمانوں پر عرصۂ حیات تنگ ہوگیا۔ یہ دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حبشہ چلے جانے کا حکم دیا۔ چنانچہ ۵ بعثت میں گیارہ مردوں اور چار عورتوں کا چھوٹا سا قافلہ عازم حبشہ ہوگیا۔ کفار نے تعاقب کیا مگر بے سود۔ حبشہ کا عیسائی حاکم نجاشی شریف النفس اور بے تعصب تھا۔ مسلمانوں کو وہاں پہنچ کر قدرے سکون و اطمینان نصیب ہوا۔ اس پر مسلمان یکے بعد دیگرے ہجرت کرکے حبشہ جانے لگے قریش کو بھلا یہ کب گوارا تھا چنانچہ انہوں نے تیغ مظالم کو اور آب دے کر مسلمانوں پر زیادہ صبر آزما مصیبتوں کے پہاڑ توڑنے شروع کر دئے اور عمرو بن العاص اور عبد اللہ بن ربیعہ کو تحفے دیکر حبشہ بھیجدیا۔ کفار کے ان سفیروں نے نجاشی کے درباریوں کا منہ میٹھا کرکے نجاشی سے استدعا کی کہ ہمارے بعض غلاموں نے برگشتہ ہوکر اپنا موروثی مذہب ترک اور ایک اور نیا دین اختیار کیا ہے اور وہ یہاں بھاگ آئے ہیں۔ اس لئے انہیں ہمارے سپرد کیا جائے۔ نجاشی نے ان مہاجر مسلمانوں کو بلاکر پوچھا "تم نے کونسا نیا مذہب اختیار کیا ہے"؟ اس پر حضرت جعفر نے یوں تقریر شروع کی:-

"اے بادشاہ ہم لوگ جاہل اور بتوں کے پجاری تھے مردار کھاتے تھے سیاہ کار تھے۔ قطع رحم اور ہمسایوں سے بدسلوکی ہمارا وتیرہ تھا "جس کی لاٹھی اس کی بھینس" ہم نے اپنا شعار بنا رکھا تھا اس اثناء میں اللہ تعالےٰ نے ہمیں میں سے ایک ایسے شخص کو ہمارے لئے رسول بناکر بھیجا جس کی صداقت، امانت، دیانت، شرافت اور خاندان سے ہم لوگ بخوبی واقف ہیں۔ اس نے ہمیں بتوں کی پوجا سے ہٹاکر خدائے واحد کا پرستار بنایا اور ہدایت کی کہ سچ بولیں۔ امانت و دیانت سے کام لیں صلہ رحمی کریں۔ خونریزی اور لوٹ مار سے باز آئیں پاک دامن عورتوں پر بہتان نہ لگائیں، نماز روزہ اور زکوٰۃ کی پابندی کریں ہم نے اس رسول پر ایمان لاکر اس کی اطاعت کی اور تمام بُرے کام چھوڑ دئے۔ بس یہ وجہ ہے کہ ہماری قوم ہم سے بگڑ گئی اور ہمیں گوناگوں تکلیفیں پہنچائیں ہم مجبوراً ہجرت کرکے یہاں آپ کی پناہ میں آگئے۔

نجاشی نے ہمہ تن گوش ہوکر یہ تقریر سُنی۔ پھر بولا "ذرا وہ کلام ربانی تو سناؤ جو تمہارے رسولؐ پر نازل ہوا ہے" حضرت جعفر نے کھیٰعص کے شروع کی آیات سنائیں۔ جن سے نجاشی اور اس کے تمام درباری پیکر رقت بن گئے۔ نجاشی نے کہا "واللہ اس میں اور عیسیٰؑ کے کلام میں ایک ہی رنگ ہے" اب قریش کے سفیروں نے دوسرا رنگ بدلا۔ نجاشی سے کہنے لگے "یہ لوگ حضرت عیسےٰؑ کو اچھا نہیں سمجھتے" حضرت جعفر فوراً بول اٹھے "غلط ہے۔ قرآن کہتا ہے کہ حضرت عیسےٰ خدا کے بندے، اس کے رسول اور اس کی روح ہیں" نجاشی نے کہا "تم سچ کہتے ہو۔ انجیل میں بھی یہی لکھا ہے" نجاشی نے سفیران قریش کو کورا جواب دے دیا اور ان کے تحفے واپس کرکے انہیں ناکام لوٹا دیا۔

کچھ عرصہ کے بعد حبشہ میں رہنے والے مہاجرین نے قریش مکہ کے مسلمان ہو جانے کی خبر سُنی۔ اور اسی بنا پر مکہ واپس چل دئے۔ پاس پہنچ کر معلوم ہوا کہ خبر غلط ہے مہاجرین میں سے بعض نے تو حبشہ کی جانب مراجعت کی۔ اور اکثر مکہ میں داخل ہوکر کسی نہ کسی پناہ میں آگئے۔ لیکن ان لوگوں نے اور مسلمانوں کو ساتھ لے کر پھر حبشہ کا رُخ کیا اسے حبشہ کی دوسری ہجرت کہتے ہیں۔

شعب بن ابی طالب

61

جب قریش نے دیکھا کہ ان کی انتہائی تشدد آفرینیوں اور ظلم آرائیوں کے باوجود اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی بلکہ آئے دن اس کا حلقہ وسیع ہوتا جاتا ہے۔ تو انہوں نے ایک مجلس مشاورت منعقد کرکے فیصلہ کیا کہ اتمام حجت کے طور پر پہلے ابوطالب سے کہا جائے۔ وہ محمد کو ہمارے سپرد کردیں اگر وہ نہ مانیں تو ان سے شادی بیاہ، میل ملاپ وغیرہ ہر قسم کے تعلقات توڑ کر مکمل معاشری مقاطعہ کر دیا جائے قریش نے ایک عہد نامہ مرتب کرکے اس پر دستخط کئے اور اسے پوری طرح نباہنے کے لئے قسمیں کھائیں۔

ابوطالب جو اپنے بھتیجے کے سچے عاشق تھے یہ کڑی شرط کیونکر مان سکتے تھے۔ چنانچہ وہ مجبوراً سینے پر صبر کی سل رکھکر اپنے تمام افراد خاندان کے ہمراہ مکہ کے نزدیک ایک گھاٹی میں جو شعب ابی طالب کے نام سے مشہور تھی چلے گئے کچھ عرصے کے بعد رسد کا سامان ختم ہوگیا اور مسلمانوں پر مصیبت و عسرت کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ فاقوں پر فاقے انہوں نے سہے۔ درختوں کے پتے انہوں نے کھائے۔ سوکھا چمڑا بھون کر انہوں نے چبایا۔ مگر ان کے پائے استقامت میں سرمو فرق نہ آیا آخر بنی ہاشم کے بعض قریبی عزیزوں کی رگ حمیت بھڑک اُٹھی۔ اور انہوں نے اس قبیلے کی مظلومیت پر ترس کھاکر عہد نامہ چاک کر دیا۔ محصور و مصیبت زدہ مسلمانوں کی جان میں جان آئی وہ پورے تین سال تک مصائب و حوادث کے آتشیں سمندر میں تیرنے کے بعد ساحلِ امن پر اترے اور مکہ پہنچ کر اپنے اپنے گھروں میں قیام پذیر ہوگئے۔

چندہ وقفِ جدید (اطفال) کے بارہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

میں آج احمدی بچوں (لڑکوں اور لڑکیوں) سے اپیل کرتا ہوں کہ اے خدا اور اس کے رسول کے بچو! اٹھو اور آگے بڑھو اور تمہارے بڑوں کی غفلت کے نتیجہ میں وقف جدید کے کام میں جو رخنہ پڑ گیا ہے اُسے پُر کر دو اور اس کمزوری کو دور کر دو جو اس تحریک کے کام میں واقع ہو گئی ہے۔

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ اور پتہ خوشخط لکھا کریں۔

آسمانی برکات کا حصول کس طرح ممکن ہے؟

(مکرم رفیق احمد صاحب محمود آباد جہلم)

جب انسان کا اللہ تعالےٰ سے مضبوط تعلق ہوتا ہے تو اللہ تعالےٰ بھی اس تعلق کا پاس کرتا ہے اور اس کے لئے غیرت دکھاتا ہے۔ برکاتِ الٰہی کا حصول اسی وقت ممکن ہوتا ہے جب اللہ تعالےٰ سے تعلقات درست ہو جاتے ہیں۔ دُنیا میں ہم دیکھتے ہیں اگر کسی آدمی سے دوستی ہو جائے تو وہ ہمیں دوسروں کی نسبت زیادہ عزیز رکھتا ہے۔ اسیطرح جب خدا تعالےٰ کسی کا دوست بن جاتا ہے تو وہ بھی اُس کا متکفل اور دوست ہو جاتا ہے اور اس سے ترجیحی سلوک کرتا ہے اور یہی تعلق آسمانی برکات کے حاصل کرنے کے لئے بنیاد کا کام دیتا ہے کیونکہ اُسی کے نتیجہ میں ہم پر برکاتِ الٰہی کا نزول ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"پنجابی میں ایک کہاوت ہے کہ کتا ایک جانور ہوتا ہے اس کی بدبو سخت ہوتی ہے اور کرنا خوشبودار درخت ہوتا ہے سو ایسا ہی چاہیئے کہ انسان کہنے کی نسبت کر کے بہت کچھ دکھائے۔ صرف زبان کام نہیں آتی۔ بہت سے ہوتے ہیں جو باتیں بہت بناتے ہیں اور کرنے میں نہایت سست اور کمزور ہوتے ہیں۔ صرف باتیں جن کے ساتھ روح نہ ہو، وہ نجاست ہوتی ہیں۔" (ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۲۶)

اعمال کو بجالاتے ہوئے اس بات کو ملحوظ رکھنا چاہیئے کہ ہر بات اور ہر فعل میں اللہ تعالےٰ کی رضا ہی ہمارا نصب العین ہو۔ شیخ سعدیؒ نے فرمایا ہے:۔

"مکن تکیہ بر عمر ناپائدار"

دُنیا پر کبھی بھروسہ نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ یہ ناپائدار ہے یہ ایک سرا ہے جس میں چند دن گزارنے کے بعد انسان رخصت ہو جاتا ہے۔ ہم میں سے کوئی یقین کے ساتھ اپنی عمر کا تعین نہیں کر سکتا کہ وہ اتنا عرصہ زندہ رہے گا۔ اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ہر وقت مومنوں کو اپنا محاسبہ کرتے رہنا چاہیئے۔ کہ اس کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہے یا اُس میں کسی قسم کی کمی ہے کیونکہ مومن دُنیا کا بندہ نہیں ہوتا اور وہ ہر وقت نیک کام کرنے کے لئے کوشاں رہتا ہے اور کبھی مایوس نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ عزم و ہمت کا پیکر بن کر مصائب کے پہاڑوں سے ٹکرانے کے لئے تیار رہتا ہے ؎

مومن تو جانتا ہی نہیں بزدلی ہے کیا

نیکیاں بجالانے کے نتیجے میں خدا تعالےٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے اور بدیوں کا انجام خدا تعالےٰ سے دُوری ہے اور گناہ کی بھی یہی فلاسفی ہے کہ وہ خدا تعالےٰ سے جُدا ہو کر پیدا ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" میں فرماتے ہیں:۔

"گناہ درحقیقت ایک ایسا زہر ہے کہ جو اُسی وقت پیدا ہوتا ہے کہ جب خدا کی اطاعت اور خدا کی پُر جوش محبت اور محبانہ یادِ الٰہی سے محروم اور بے نصیب ہو۔"

گناہ جوں جوں بڑھتے جاتے ہیں ویسے ہی خدا تعالےٰ سے دُوری میں زیادتی ہوتی جاتی ہے اور اس کے بالمقابل جب انسان نیکی اختیار کرتا ہے اور نیکیوں میں ترقی کرتا چلا جاتا ہے آسمانی برکات کا نزول اُس پر ہونے لگتا ہے۔ اعمالِ صالحہ جو خدا تعالےٰ کی محبت اور عشق سے بجا لائے گئے ہوں وہ گناہ کی آگ پر پانی چھڑکتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"وہ تمام اعمالِ صالحہ جو محبت اور عشق کے سرچشمہ سے نکلتے ہیں گناہ کی آگ پر پانی چھڑکتے ہیں۔ کیونکہ انسان خدا کے لئے نیک کام کر کے اپنی محبت پر مہر لگاتا ہے۔" (سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب)

اللہ تعالےٰ ہمارے دلوں میں اپنی محبت پیدا کرے اور اعمالِ صالحہ بجالانے کی توفیق دے جو اس کے قرب کا باعث ہوں تا ہم آسمانی برکات و انوار کے وارث ہوں۔

تذکرہ اصحاب احمدؑ

اللہ تعالیٰ پر کامل یقین اور للّٰہی محبت

اپریل ۶۵ء میں خاکسار کا تقرر احمدیہ سکنڈری سکول کماسی غانا میں ہوا۔ روانگی سے قبل ربوہ میں بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس سلسلہ میں حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب مرحوم کی خدمت میں بھی پہنچا جو کہ اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے تھے۔ آپ نے مجھ سے مل کر بہت خوشی کا اظہار فرمایا اور ہاتھ اٹھا کر ایک لمبی دُعا کرائی۔ میری درخواست پر اسی وقت قلم کاغذ منگوایا اور پیغام کی صورت میں مندرجہ ذیل مکتوب تحریر فرمایا۔ مکتوب کے ہر لفظ سے اللہ تعالےٰ پر یقین کامل اور جماعت کے ساتھ للّٰہی محبت کا اظہار ہوتا ہے۔ احباب جماعت میں اخوت کا جو نمونہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دیکھنا چاہتے تھے اس کی جھلک نمایاں نظر آتی ہے۔ اللہ تعالےٰ حضرت ڈاکٹر صاحب کے درجات کو بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے۔ آمین۔

(خاکسار شاہد احمد قریشی ابن قریشی محمد افضل صاحب از کماسی مغربی افریقہ)

احباب جماعت احمدیہ غانا۔ سلمکم اللہ تعالےٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! میں دلی مسرت کے ساتھ یہ چند سطور حسب خواہش عزیزم مکرم قریشی شاہد احمد سلمہ آپ اصحاب کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

آپ یقین جانیں کہ آپ میرے لئے نہایت عزیز ہیں اور میں آپ کو قابلِ قدر ہستیاں سمجھتا ہوں کہ آپ اس دَورِ ظلمت میں اسلام کی روشنی کو پھیلانے میں لگے ہوئے ہیں اور میں آپ کے حق میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ آپ سب احباب کے نُوروں کو بڑھائے تا زیادہ سے زیادہ ظاہر دینی ہو اور اس ملک سے شیطانی ظلمت جلد سے جلد دُور ہو۔

بزرگان! میں بارہ سال کا تھا جب میں ۱۸۹۹ء میں آغوشِ احمدیت میں آیا جس پر ۶۶ سال کا عرصہ گزر رہا ہے میں نے ہمیشہ اپنے ربِ اعلیٰ کو دعاؤں کا سننے والا۔ اور رجوع برحمت ہونے والا پایا ہے اور بہت دفعہ اَن ہونی کو ہوتے ہوئے دیکھا۔ پس میں امید کرتا ہوں کہ آپ اصحاب بھی پُر امید ہوتے ہوئے دعائیں کرنے کا شعار اختیار کریں گے۔ آپس میں محبت کے ساتھ رہیں گے اور خیر خواہی سے پیش آیا کریں گے۔ اللہ تعالےٰ کو راضی کرنے کے لئے خدمت کے موقعوں کو تلاش کر کے انجام دیں گے۔ اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پاکیزہ کلام ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے حضور فرماتے ہیں:

تیرے کوچے میں کن راہوں سے آؤں ۔۔۔ وہ خدمت کیا ہے جس سے تجھ کو پاؤں
محبت ہے کہ جس سے کھنچا جاؤں ۔۔۔ خدائی ہے خودی جس سے جلاؤں
محبت چیز کیا کس کو بتاؤں ۔۔۔ وفا کیا راز ہے کس کو سناؤں

(درثمین)

والسلام خاکسار حشمت اللہ یکے از اصحاب احمد و طبی خادم حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ

ربوہ ۱۸/۴/۶۵

(مرسلہ ڈاکٹر محمد احمد صاحب ابن حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحبؓ)

اعلان برائے نمائندہ سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ

لجنات نوٹ فرمالیں کہ سالانہ اجتماع پر آنے والی ہر نمائندہ کے پاس ان کی صدر لجنہ کی تصدیق ضروری ہے اور ہر لجنہ کی طرف سے یہ اطلاع اجتماع سے قبل پہنچ جانی ضروری ہے کہ ان کی طرف سے کون کون نمائندہ آ رہی ہیں۔ تا قیام و طعام کا انتظام ہو نمائندگان کے علاوہ اگر صرف زائرات بھی آئیں تو ان کو بھی تصدیق لانی چاہیئے۔ اسیطرح اجتماع کے مقابلوں میں حصہ لینے والیوں کے نام بھی اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں آ جانے چاہئیں (مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

حقائق و نکات

61

دانشمندانہ اقوال

(۱)

حضرت عمرو بن العاص رضی

"ایک ہزار لائق انسانوں کے مرجانے سے وتنا نقصان نہیں ہوتا جتنا کہ ایک نالائق شخص کے صاحب اختیار ہونے سے۔"

"نیک شخص اس وقت حملہ کرتا ہے جب وہ بھوکا ہوتا ہے اور کمینہ اس وقت حملہ کرتا ہے جب اس کا پیٹ بھرا ہوا ہوتا ہے۔ اس لئے نیک لوگوں کی بھوک دور کرو اور کمینوں کو قابو میں رکھو۔"

"آپ سے ایک مرتبہ فرمایا: اگر میں اپنا راز اپنے دوست کے سامنے ظاہر کردوں اور وہ اسے فاش کردے تو اسے اس کا حق ہے اور اس وقت قابلِ ملامت میں ہونگا نہ کہ وہ۔" لوگوں نے دریافت کیا: "یہ کیونکر؟" آپ نے فرمایا: "اپنے راز کی حفاظت کی ذمہ داری سب سے زیادہ مجھ پر عائد ہوتی ہے۔"

(۲)

اقبال —— ایک بزرگ کا قول

ڈاکٹر اقبالؒ نے ایک بزرگ کا واقعہ سنایا کہ ان سے کسی شخص نے سوال کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کس طرح ہو سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ پہلے اسوۂ حسنہ پر عمل کو اپنا شعار بناؤ اور زندگی اس میں ڈھالو پھر اپنے آپ کو دیکھو یہی ان کا دیدار ہے۔

(۳)

افسوس کہ کچھ عرصہ سے ہمارے اندر علی انحطاط بڑی تیزی سے زور پکڑ رہا ہے۔ ہمارے طور اطوار میں بڑی تبدیلیاں آگئی ہیں۔ ہم نے دین کی راہ میں کٹھنائیوں اور مشکلات سے جی چرانا شروع کردیا ہے۔ وہ جدوجہد جو کبھی ہمارا شعار تھی۔ اب ہم میں مفقود ہوتی جا رہی ہے۔ اور وہ حرکت اور وہ داعیانہ سرگرمی جو ہمارا شیوہ تھی اس میں سکون و سستی نے راہ پالی ہے۔ کبھی ہمارا ادنیٰ ترین فرد بھی عام لوگوں کی نگاہ میں نیکی اور پارسائی کا مجسمہ ہوا کرتا تھا۔ اور لوگ عقائد میں اختلاف و مخالفت کے باوصف اس کی انابت اور اس کے تقوے کا حوالہ دیا کرتے تھے۔ اس کا نمازوں میں خشوع خضوع اور اس کے قیام و قعود اور رکوع سجود ضرب المثل تھے۔ اس کی دعاؤں کی اثر آفرینی سے ایک زمانہ واقف تھا۔ لیکن افسوس کہ مرور زمانہ کے ساتھ ساتھ اس کے اعلیٰ ترین افراد بھی اس وصف سے عاری ہونے شروع ہو گئے اور آج ہم جس مقام پر کھڑے ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ (ایڈیٹر الاعتصام)

(۴)

یہ سورۃ (نوح) جس زمانے میں نازل ہوئی وہ زمانہ کفر اور اسلام کے درمیان انتہائی کش مکش کا زمانہ تھا۔ کفارِ مکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے میں ہر ممکن رکاوٹیں پیدا کر رہے تھے دشمنی و عناد کی روش یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ حضور کسی مجمعِ عام میں تبلیغ کے لئے پہنچتے تو کانوں میں انگلیاں ٹھونس لی جاتیں۔ اگر راستے میں کسی کافر سے مڈبھیڑ ہو جاتی تو وہ کپڑے میں منہ چھپا کر راستہ بدل لیتا —— یہ بالکل وہی طرز تھا جو حضرت نوح علیہ السلام کی قوم نے ان کے مقابلے میں اپنایا تھا —— اس لئے ان حالات میں کفارِ مکہ کو متنبہ کیا گیا کہ تم پر اسی طرح سے حجت تمام کی جارہی ہے جس طرح قوم نوحؑ پر تمام کی گئی تھی اگر تم اس تنبیہ پر خبردار نہیں ہوگے اور اپنی غلط روش کو نہیں چھوڑو گے تو پھر تمہارا انجام بھی وہی ہوگا جو اس قوم کا ہوا تھا یہ بات اگرچہ برملا کہی نہیں گئی ہے۔ لیکن بین السطور اسے جتلایا گیا ہے۔ اس سورۃ (نوح) میں یہ اصول بھی بیان فرما دیا گیا ہے کہ اللہ تعالےٰ کسی قوم پر اس وقت تک عذاب نہیں بھیجتا جب تک کہ اسے خبردار نہ کردے اور خبردار کرنے کے بعد اس پر حجت تمام نہ کردی جائے کبھی ایسا نہیں ہوا کہ اللہ نے کسی قوم کو یکایک کسی عذاب کے شکنجے میں جکڑ لیا ہو بغیر اس کے کہ کوئی متنبہ کرنے والا اس کی طرف بھیجا گیا ہو۔

(ایشیا۔ مودودی)

(۵)

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا

(قرآن کریم)

فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدوں کی سو فیصدی ادائیگی

مندرجہ ذیل احباب نے اپنے وعدہ جات برائے فضل عمر فاؤنڈیشن کی سو فیصدی ادائیگی فرما دی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالےٰ ان سب احباب کو دینی و دنیوی برکات سے متمتع فرماوے۔ آمین۔

۱۔	صوبیدار محمد شفیع صاحب دھرم پورہ لاہور	۲۰۰
۲۔	محترمہ امیر بیگم صاحبہ زوجہ ” ” ”	۲۰۰
۳۔	شیخ احمد حسن صاحب مع اہلیہ صاحبہ حلقہ سنت نگر لاہور	۳۰۰
۴۔	محترم قاضی عطاء اللہ صاحب ” ”	۳۴۰
۵۔	محترمہ بیگم صاحبہ ” ” ”	۱۰
۶۔	خواجہ رشید احمد صاحب	۱۰۰
۷۔	محترمہ ثریا بیگم صاحبہ بیگم ملک محمد خان صاحب ”	۱۵
۸۔	مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب چاہ گنج شیخوپورہ	۳۴۶
۹۔	” بشیر احمد صاحب ظفر ” ”	۵
۱۰۔	” قاضی عبدالرحمٰن صاحب سیالکوٹی گنج مغلپورہ لاہور	۲۱
۱۱۔	” ملک پرویز احمد صاحب ” ”	۱۴
۱۲۔	” مستری عبدالرحمان صاحب ” ”	۱۶
۱۳۔	” ملک مظفر احمد صاحب ” ”	۲۱۶

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

مجالس خدام الاحمدیہ یکم اکتوبر سے اخبار ہفتہ وصولی منائیں

تمام قائدین اور ناظمین مال خدام الاحمدیہ کو بذریعہ اعلان ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ مرکزی طور پر یکم سے سات اکتوبر تک ہفتہ وصولی منایا جا رہا ہے۔ اس ہفتہ کے اختتام تک تمام خدام سے سال ۶۶-۶۷ء کا چندہ سو فیصدی وصول کریں۔ اس ہفتہ میں خاص طور پر تعمیر ہال اور سالانہ اجتماع کے چندہ کی وصولی کی طرف توجہ فرمائیں۔ وصول شدہ رقوم مرکز کو ارسال کر دینی چاہئیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کیلئے کورس پندرہ روپے **نورنظر** اولاد نرینہ کیلئے کورس پچیس روپے **خورشید یونانی دواخانہ** رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۸

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ روز کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) وصایا کو جو نمبر دئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۳۲۳

میں امیر بی بی بیوہ میاں محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت ۵۰ سال ساکن نصیرہ ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۱-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر ۳۲/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں گی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ شرط اول ۱/- نشان انگوٹھا

الامتہ :- امیر بی بی بیوہ محمد اسماعیل صاحب نصیرہ۔ ۱۹-۱-۶۸

گواہ شد :- میاں محمد اسمٰعیل وصیت سکنہ ربوہ۔ گواہ شد :- غلام مصطفیٰ امیر جماعت احمدیہ نصیرہ ضلع گجرات

مسل نمبر ۱۹۳۲۴
۲۵-۳-۶۸

میں مورانی نثار احمد سابق نائک ۱۲م ولد راجو پال قوم راٹھور پیشہ معلم وقف جدید عمر ۲۰ سال بیعت اگست ۱۹۶۱ء

ساکن میڈیہ نزد نوکوٹ دھال ربوں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۳/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری کا جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۶۵/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جاتے۔

شرط اول ۶/- روپے

العبد :- مورانی نثار احمد راٹھور بقلم خود ۲۵/۳/۶۸

گواہ شد غلام احمد معلم متعلمین وقف جدید ۲۵/۳/۶۸ - گواہ شد :- فصیح الدین متعلم وقف جدید کلاس ۲۵/۳/۶۸

مسل نمبر ۱۹۳۲۵

میں خدیجہ بیگم زوجہ داؤد احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت ۲۳ اکتوبر ۱۹۶۶ء ساکن قمر آباد ضلع نواب شاہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۲/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر وصول شدہ ۲۳ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ شرط اول ۲/- روپے

الامتہ :- خدیجہ بیگم بقلم خود

گواہ شد :- کریم بخش وصیت ۱۶۵۳۷ صدر مجلس موصیان جماعت احمدیہ قمر آباد ضلع نواب شاہ۔

گواہ شد :- عبد الہادی ناصر قائد جماعت احمدیہ قمر آباد۔ ڈاکخانہ قمر آباد۔ براستہ مورو۔ ضلع نواب شاہ۔ سندھ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

لائل پور

میں اپنی نوعیت کی واحد دکان جہاں سے آپ کو ہر قسم کا صوفہ کلاتھ پردہ کلاتھ سیٹ بستر فرشی دریاں کھیس تولئے جائے نماز کھڈر اور پرچون مل سکتے ہیں

وسیم اپہولسٹری ہاؤس

چوک گھنٹہ گھر امین پور بازار لائلپور

نصرت آرٹ پریس لمیٹڈ

جس میں

الیس اللہ بکاف عبدہ

چھپا ہوا ہے

ملنے کا پتہ :- نصرت آرٹ پریس ربوہ

اسلام کی روزافزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور غیر احمدی دوستوں کو پڑھائیں۔

سالانہ چندہ صرف ۲/- روپے

مینیجنگ ایڈیٹر

قرآنی حقائق بیان کرنیوالا

ماہنامہ الفرقان ربوہ

تبلیغی و علمی مجلہ جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ عیسائی پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے جواب دئے جاتے ہیں غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے۔ جس کے ایڈیٹر مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری ہیں

سالانہ چندہ صرف چھ روپے

مینیجر ماہنامہ الفرقان

وقت کی پابند یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس عوام کی اپنی پسند

ٹائم ٹیبل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
سرگودھا تا لاہور	۳-۳۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۲۰	۷-۱۵	۸-۰۰	۸-۴۵	۹-۳۰	۱۰-۱۵	۱۱-۱۰	۱۱-۳۰	۱۲-۱۵ بعد دوپہر	۱-۰۰	۲-۳۰	۳-۱۵	۴-۱۵	۵-۰۰
لاہور تا سرگودھا	۳-۰۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۴۰	۸-۱۰	۸-۳۰	۹-۳۰	۱۰-۳۰	۱۱-۰۰	۱۲-۲۰ بعد دوپہر	۱-۰۰	۲-۱۰	۳-۴۰	۴-۱۰	۵-۱۰	۵-۳۰
سرگودھا تا گوجرانوالہ	۴-۱۵	۹-۱۵	۳-۰۰ بعد دوپہر	ہمیشہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے												محمد علی ظفر	
گوجرانوالہ تا سرگودھا	۴-۱۵	۹-۳۰	۳-۳۰ بعد دوپہر	آپ کی خدمت کے لئے تجربہ کار و خوش اخلاق سٹاف کی خدمات حاصل ہیں												برائے منیجر	

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس

پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور

کی

آرام دہ بسوں میں سفر کریں۔ منیجر

جائداد سالفہ سندھ میں ہر قسم کی زرعی اور سکنی جائداد کی دیکھ بھال انتظام خرید و فروخت کرایہ رجسٹریشن وغیرہ نیز اور ہر قسم کی قانونی تحریروں و معاہدوں کیلئے ہماری خدمات اور تجربے سے فائدہ حاصل فرمادیں ڈیار ٹریڈرز یوسف چیمبر اسٹیشن روڈ حیدرآباد

سرمہ خورشید
لاجواب اور مجرب روزگار سرمہ
یہ سرمہ نہایت درجہ مقوی بصر ہے نظر تیز کرتا اور عینک اتارتا ہے۔ خارش پانی ڈھلکا ککرے موتیا وغیرہ کا بہترین علاج ہے
قیمت فی شیشی ۷۵ پیسے صرف

نور کا جل
ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
آنکھوں کی خوبصورتی اور صحت کے لئے بہترین سرمہ۔ خارش پانی بہنا۔ باہمی ناخنہ پھلی وغیرہ امراض کا بہترین علاج ہے متعدد جڑی بوٹی کا سیاہ رنگ جوہر جو بچوں عورتوں اور مردوں سب کے لئے مفید ہے
قیمت فی شیشی سوا روپیہ۔

تیار کردہ: خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۸

زدجام عشق
مشہور و معروف نسخہ
جسے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے ترتیب دیا ہے۔ اعصاب اور پٹھوں کی طاقت کا بے نظیر علاج نیز طاقت کی بے نظیر اور بے مثل دوا ہے۔
مکمل کورس ایک ماہ ۶۰ گولیاں ۲۰ روپے صرف

دوائی فضل الٰہی
نرینہ اولاد کے لئے
جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں دوائی فضل الٰہی کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ لڑکا پیدا ہوتا ہے۔
مکمل کورس ۱۶ روپے

تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

خلیل پولٹری فارم ربوہ
سے وائٹ لیگھارن کی جدید ترین نسل کے بچے نکالنے والے انڈے اور ایک روزہ چوزے حاصل کریں ان مرغیوں کی سالانہ اوسط ۲۰۰ انڈے سے زائد ہے
ریٹ انڈے ۷ روپے درجن ایک روزہ چوزے ۱۸ روپے درجن
(منیجر خلیل پولٹری فارم۔ ربوہ)

قابل اعتماد سروس
سرگودھا سے سیالکوٹ
عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی
کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں،

سرمہ نور رجسٹرڈ
قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ
جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے،
ہمیشہ خرید تے وقت شفاخانہ رفیق حیات کا لیبل ملاحظہ فرما لیا کریں
فی تولہ ۲ روپے
ربوہ میں قائم ربوے جنرل سٹورز کوئٹہ میں حکیم محمد الدین صاحب رع تیت اور عبد الرحمٰن خان صاحب طوغی روڈ اور لائل پور میں کریم میڈیکل سٹورز سے مل سکتا ہے۔

گھر کا چراغ
نرینہ اولاد کے لئے
بہترین دوائی
مکمل کورس بیس روپے

طاقت کی دوائی
مایوس اور کمزور نوجوانوں کا
زندگی بخش علاج
مکمل کورس ۳۰ روپے

نورانی کاجل
سرمہ لگانے والوں کا
آنکھوں کی خوبصورتی اور صفائی کے لئے بہترین تحفہ
فی شیشی سوا روپیہ
راولپنڈی میں احمد برادر جنرل سٹور سیٹلائٹ ٹاؤن ربوہ میں افضل برادرز گولبازار کراچی میں سید غلام شاہ صاحب احمدیہ ہال کوئٹہ میں حکیم محمد الدین صاحب رع تیت اور عبد الرحمٰن خان صاحب طوغی روڈ سے خرید فرمادیں

(دوا دستیاب ملنے کا پتہ): شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

نور صحت
کمزوری دور کرنے کے لئے چوٹی کی طاقت کا خاص اکسیر ہے ۴۰ گولی پندرہ روپے
ہمراہ دیسی علاج کے ساتھ مکمل کورس ۲۵ روپے نصف کورس ۱۲½ روپے صرف
احمدیہ دواخانہ متصل ٹی آئی پرائمری سکول۔ ربوہ

سیکرول ہیئر ٹانک
گرتے بالوں، سکری اور قبل از وقت بالوں کے سفید ہونے کا تیر بہدف ہیئر ٹانک
اپنے شہر کے ہر جنرل مرچنٹ اور کیمسٹ سے طلب کریں
برائٹ ایجنسیز جودھامل بلڈنگ تھرانٹن روڈ لاہور فون ۶۳۱۱۲

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری اہلیہ چند دنوں سے علیل ہیں اور آج کل طبیعت زیادہ ناساز ہے جملہ احباب کرام سے عاجزانہ درخواست ہے کہ ان کی شفائے کاملہ کے لئے دعا فرمادیں (فیاض احمد کرمانی دارالرحمت وسطی ربوہ)

۲۔ خاکسار کے دونوں لڑکے بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ و احباب کرام سے درخواست ہے کہ میرے بچوں کی صحت کے لئے دعا فرمائیں (عبدالرشید دفتر الفضل ربوہ)

۳۔ میرے چچا مکرم ملک شیر محمد صاحب عرصہ سے بیمار ہیں اور اب انہیں تکلیف زیادہ ہے احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت و تندرستی بخشے۔ (ملک محمد دین خادم کارکن دفتر آبادی ربوہ)

۴۔ میری والدہ اور بڑی ہمشیرہ مدت سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے ان کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔
(غلام محمد اختر۔ پام ہومیو فارمیسی کرشن نگر لاہور)

۵۔ میرے والد سید فضل شاہ صاحب سابق خادم حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب شدید طور پر بیمار ہیں اور بہت زیادہ کمزور ہو گئے ہیں۔ جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(سید منور احمد شاہ۔ میرپور خاص)

۶۔ خاکسار کے خالو جان مکرم بابو خان صاحب آف چک ۲۳۰ آر۔بی چہلہ ضلع لائل پور دل کے دورہ کی وجہ سے بیمار ہیں۔ صحت بہت کمزور ہو گئی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔
(محمد انور خان عابد۔ ربوہ)

۷۔ میں گھریلو پریشانیوں میں مبتلا ہوں۔ تمام احمدی بھائی اور بہنیں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان پریشانیوں کو دور فرمائے۔ اور میرے بچوں کا خود کفیل ہو۔ نیز میرے بھائی جان اور ابا جان کی طبیعت بھی ناساز ہے ان کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ (مسعودہ شاہدہ گوہر۔ اہلیہ قریشی خلیل احمد ناصر کراچی حال گوجرانوالہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں

اکسیر نسواں (جوب اٹھرا) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس بیس روپے ۲۰

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۱۲ر تبوک تا ۱۹ر تبوک ۱۳۴۷ہش

۱- گزشتہ ہفتہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ الحمد للہ۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

۲- حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی ۱۵ر تبوک کو ربوہ واپس تشریف لے آئی ہیں۔ آپ کی طبیعت یہاں آنے کے بعد سے پاؤں اور بدن میں درد نیز ضعف اور بیدردی کی وجہ سے بہت ناساز چلی آرہی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ کے ساتھ بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے۔ آمین۔

۳- مکرم جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اطلاع دی ہے آئندہ سے حضور ایدہ اللہ کے ساتھ ملاقات صرف ہفتہ، اتوار اور جمعرات کے دن ۹ بجے صبح سے گیارہ بجے تک ہوا کرے گی۔ لہذا ملاقات کے خواہشمند احباب اپنے نام دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں ۸½ بجے صبح پہنچ کر لکھوا دیا کریں۔ یہ امر بھی مدنظر رہے کہ صرف آئندہ اتوار ۲۲ر تبوک کو عام ملاقات نہ ہوگی۔

۴- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۳ر تبوک کو یہاں نماز جمعہ پڑھانے سے قبل جو خطبہ ارشاد فرمایا اس کا مکمل متن اس شمارہ میں ہدیہ قارئین کیا گیا ہے۔

۵- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بعد فراغت (ریٹائرمنٹ) وقف کرنے والے احباب کے لئے دوسرے سال کا حسب ذیل نصاب منظور فرمایا ہے یہ نصاب حضور کی اجازت کے مطابق ۱۵ر تبوک ۱۳۴۷ہش (ستمبر ۱۹۶۸ء) سے ایک سال کے لئے جاری ہوا ہے جملہ واقفین بعد ریٹائرمنٹ اس کے مطابق پڑھائی شروع فرما دیں۔

(۱) قرآن کریم

(۱) تفسیر کبیر سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورہ یونس تا آخر سورہ کہف

(۲) آخری پارہ کے مشکل الفاظ کا حل لغات کا بہبل پر درج کریں

(۳) آیۃ خاتم النبیین کی تفسیر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں مذکور ہے۔

نوٹ: واقفین آخری پارہ کا ½ آخری حفظ کریں۔

۲- علم کلام

(الف) کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے "نزول المسیح" "چشمہ معرفت" "حقیقۃ الوحی"

(ب) ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے جلد اول۔ جلد دوم کا امتحان لیا جائے گا۔

(ج) مخالفین کے اعتراضات کے جوابات کے لئے کتاب تفہیمات ربانیہ مصنفہ ابوالعطاء شامل نصاب ہوگی۔

۳- عربی زبان

(الف) خلاصۃ النحو مصنفہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ۔

(ب) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قصیدہ "یا عین فیض اللہ والعرفان" (جن واقفین کے پاس یہ قصیدہ نہ ہو وہ دفتر سے بلاقیمت طلب فرما سکتے ہیں)

(ج) عربی بول چال کے مزید چار سبق (جو دوران سال شائع ہوں گے)

واقفین سے درخواست ہے کہ اس نصاب کو شروع کرنے کے ساتھ ساتھ دفتر نظارت اصلاح و ارشاد و تربیت کو بھی فوراً مطلع فرما دیں کہ انہوں نے نئے سال کی پڑھائی شروع کردی ہے۔ (نائب ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

۶- واقفین زندگی طلباء جو ۱۶ر ستمبر ۱۹۶۸ء کے انٹرویو میں شامل نہیں ہو سکے ان کا آئندہ انٹرویو یکم اکتوبر ۱۹۶۸ء بروز منگل بوقت ۷½ بجے صبح وکالت دیوان تحریک جدید میں ہوگا۔ اس لئے وہ طلباء جنہوں نے زندگی وقف کی ہوئی ہے یا جو زندگی وقف کرنا چاہتے ہیں اور ان کی تعلیم میٹرک یا اس سے زیادہ ہے یکم اکتوبر ۱۹۶۸ء کو ساڑھے سات بجے صبح دفتر وکالت دیوان میں آجائیں تاکہ ان کا انٹرویو لے کر جامعہ احمدیہ میں داخل کرنے کا فیصلہ کیا جا سکے

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

۷- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی منظوری سے مجلس ارشاد مرکزیہ کا آئندہ اجلاس ۲۱ر تبوک (ستمبر) بروز ہفتہ منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ (۱) مضمون "اقتصادی مشکلات کا حل" اسلامی نقطۂ نظر سے" پر محترم سید محمود احمد صاحب ناصر پروفیسر جامعہ احمدیہ تقریر کریں گے۔ (۲) مضمون "انسان کے بنیادی حقوق اور ان کی ادائیگی" پر محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب ایم اے۔ تقریر کریں گے (۳) "خلفائے راشدین کے تجدیدی کارنامے" کے عنوان پر محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ سرگودھا کی تقریر ہوگی ——— سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اجلاس کی صدارت فرمائیں گے۔ خواتین کے لئے مسجد میں پردہ کا انتظام ہوگا۔ احباب کو چاہیئے کہ اس اجلاس میں بکثرت شریک ہوکر استفادہ فرمائیں۔

اشتہار ابتدائی تجویز ٹیکسیشن

ہرگاہ کہ ٹاؤن کمیٹی ربوہ کی تجویز پر بجٹ برائے سال ۶۹-۱۹۶۸ء میں جناب ڈپٹی کمشنر صاحب جھنگ نے بذریعہ چٹھی نمبر ۱۶۷۶/۲۴/۲۴ مورخہ ۲۴/۸/۶۸ مندرجہ ذیل ٹیکس عائد کرنے کی اجازت دی ہے۔

(۱) محصول ٹیکس۔ جو ہر بار شدہ گاڑی اور جانور پر عائد ہوگا جو کہ حدود ٹاؤن کمیٹی ربوہ میں داخل ہوگا۔ یہ ٹیکس فی پھیرا بتفصیل ذیل شمار ہوگا۔

نام گاڑی یا جانور	شرح ٹیکس فی پھیرا	نام گاڑی یا جانور	شرح ٹیکس فی پھیرا
۱- بس لدی ہوئی	۱٫۰۰ روپیہ	۲- ٹرک لدا ہوا	۱٫۰۰ روپیہ
۳- ٹریکٹر لدا ہوا	۵۰ر روپیہ	۴- گڈا یا ریڑھا لدا ہوا	۲۵ر روپیہ
۵- تانگہ لدا ہوا	۲۰ر روپیہ	۶- اونٹ گھوڑا خچر گدھا لدا ہوا	۱۰ر روپیہ

یہ ٹیکس ہر اس ڈرائیور سے واجب الوصول ہوگا جو گاڑی یا جانور کو حدود ٹاؤن کمیٹی ربوہ میں چلا کر لائے گا۔

۲- برآمدات پر ٹیکس:- جو ربوہ سے پتھر، روڑی یا بجری اور ریت لے کر گزرنے والی گاڑیوں سے بحساب -/۲ روپیہ فی ٹرک واجب الوصول ہوگا۔

لہذا حسب منشا قاعدہ نمبر ۴ دی ویسٹ پاکستان لوکل کونسلز (امپوزیشن آف ٹیکسز) رولز ۱۹۶۱ء پبلک کی آگاہی کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر کسی کو مندرجہ بالا ٹیکسوں کے بارے میں کوئی عذر، اعتراض، ترمیم یا تجویز پیش کرنی ہو تو تاریخ مقررہ تک چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ کو تحریری طور پر ارسال کردے۔ جملہ اعتراضات و تجاویز کی چھان بین کے لئے ایک سپیشل سب کمیٹی مقرر کی جائے گی جو تاریخ مقررہ تک اپنی رپورٹ ٹاؤن کمیٹی ربوہ کے اجلاس خاص میں غور و آخری فیصلہ کے لئے پیش کرے گی۔ مندرجہ بالا ٹیکسوں سے موصول ہونے والی رقم سہولتوں کی تعمیر اور دیگر عوامی سہولتوں پر صرف ہوگی جو کہ ضروریات بجٹ اور پروگرام کمیٹی کے لحاظ سے ضروری ہیں۔

۱- تاریخ وصول اعتراضات و تجاویز ۲۵/۹/۶۸ تا ۲۴/۱۰/۶۸

۲- تاریخ سماعت اعتراضات و تجاویز ۲۶/۱۰/۶۸

۳- تاریخ وصول رپورٹ منجانب سپیشل سب کمیٹی ۲۹/۱۰/۶۸

۴- تاریخ اجلاس خاص ٹاؤن کمیٹی ربوہ برائے غور و آخری فیصلہ ۴/۱۱/۶۸

آج مورخہ ۱۲/۹/۶۸ کو ہمارے دستخط اور مہر ٹاؤن کمیٹی ربوہ سے جاری ہوا۔

دستخط چیئرمین
ٹاؤن کمیٹی ربوہ

IMF (M) 1296/68